سوال

کے لیے(300)کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سے محمد یحیٰ لکھتے ہیں کہ ایک شخص فوت ہونے سے قبل بیماری کی حالت میں وصیت کرتا ہے۔ کہ میری کل جائیداد مسجد کو وقف کردی جائے۔ جبکہ اس کی حقیقی بہن حقیقی چچا حقیقی پھوپھی اورچچازاد بہن بھائی موجود ہیں قرآن وحدیث کی رو سے کیا یہ وصیت جائز ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہے کہ دین اسلام میں وصیت کے متعلق ضابطہ حسب زیل ہے:

1۔ وصیت کرنے والا صحت وتندرستی میں وصیت کرے۔ مرض الموت میں کی ہوئی وصیت کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

2۔ شرعی وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی اس کا مطلب یہ ہے کہ زریعے مقررہ حصوں میں کمی بیشی یا کسی وارث سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔

ابلاً(3/1)3۔

ئ(3/1)کی وصیت قابل اجراء ہوگی تمام جائیداد کی وصیت کسی صورت میں جائز نہیں ہے قرآن کریم نے اس قسم کی ناروا وصیت کو درست کرنے پر زور دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اگر کسی کو وصیت کرنے والے سے (کسی وارث کی) طرف داری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو تو اگر وہ (وصیت کو بدل کر) وارثور

ئ(3/1)نکال کر باقی جائیداد متوفی کے شرعی ورثاء کے حوالے کرکے خود سبک دوش ہوجائے تاکہ ایسا کرنے سے متوفی کا بوجھ بھی ہلکا ہوجائے بصورت دیگر متوفی اور وصیت کا ذمہ دار ورثاء کی حق تلفی کے جواب دہ ہوں گے۔ حدیث میں ہے: ''کہ اگر کوئی شرعی وارث کو اس کے حق وراثت سے محروم

کالعدم ہونے کی صورت میں نصف جائیداد کی حق دار اس کی حقیقی ہمشیرہ اور باقی نصف اسکے حقیقی چچا کو مل جائے گی۔ اور وصیت کے اجراء کی صورت میں جائیداد کے تین حصے کرلیے جائیں ایک حصہ مسجد کو ایک حقیقی بہن کو اور ایک حقیقی چچا کو مل جائے گا۔ دیگر ورثاء یعنی پھوپھی اور چچازاد بہن بھائی شرعاً محروم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث]

جلد:1صفحہ:324